© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب آلم مظفرنگری

لے کے آئی ہے مجھے عالم امکاں کے قریب
وہ خلش جو کہ ازل میں تھی رگِ جاں کے قریب

بخیہ گر تجھ کو نظر آئے یہ ممکن ہی نہیں
اور بھی چاک ہے اک چاکِ گریباں کے قریب

دیکھ قیدیِ وفا ضبطِ فغاں کی تاثیر
آگئے کھنچ کے دو عالم ترے زنداں کے قریب

ہے حقیقت میں یہ اک موجِ تہِ موجِ رواں
ناخدا کوئی بھی ساحل نہیں طوفاں کے قریب

جس میں ملتی ہیں پناہیں حرم و دیر کو بھی
ایک ایسی بھی ہے منزل دلِ انساں کے قریب

زیرِ تنظیم نظر آئیں گے لاکھوں عالم
جا کے دیکھے کوئی ذراتِ پریشاں کے قریب

خود بخود منکشف ہو جائیگا رازِ ہستی
کوئی آئے تو سہی منزلِ عرفاں کے قریب

شرح کرتا ہے مقاماتِ جنوں کی اب بھی
وہ جو سجدے کا نشاں ہے درِ زنداں کے قریب

اُن کی نظروں میں بھی ہے دیکھ رہا ہوں میں بھی
کوئی شے خون میں ڈوبی ہوئی پیکاں کے قریب

اے آلم تم بھی سُنا دو غزلِ تازہ کوئی
کس لئے بیٹھے ہو چپ بزمِ سخنداں کے قریب

© rasailojaraid.com